سوال

میں نے دوران لڑائی اپنی بیوی کوایک طلاق دی اوراسی وقت بیوی سے کہاکہ اگر تم نے اب بھی کوئی بکواس کی تو میری طرف سے دوسری طلاق ہوگئی، بیوی نے اسی وقت پھر بکواس کی، کیا یہ ایک ہی مجلس کی ایک ہی طلاق ہے ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کو چاہیے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے نکاح وطلاق کے مسائل سے بخوبی آگاہی حاصل کرے،تاکہ اسے نکاح وطلاق کی شروط، آداب، خاونداور بیوی کے حقوق وفرائض، طلاق دینے کا شرعی طریقہ اوراس سے متعلقہ تمام احکامات کا علم ہوسکے اور وہ اپنی ازدواجی زندگی شرعی احکامات کے مطابق گزارسکے۔

لیکن اگر کوئی انسان اکٹھی تین طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی، لہذااگر آپ کے خاوند نے آپ کو موبائل پر پیغام بھیج کر اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں تو وہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی اورخاوند کوعدت کے دوران آپ سے رجوع کا حق حاصل ہے؛کیوں کہ نکاح کے مضبوط بندھن کو شریعت نے یک لخت ختم نہیں کیا بلکہ تین طلاق کا سلسلہ اورپھر ان میں سے پہلی دو کے بعد سوچنے اور رجوع کرنے کا موقع دیا ہے تاکہ گھر ٹوٹنے سے بچ جائے۔

عدت گزرنے کے بعدنئے سرے سے نکاح ہوسکتا ہے، جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً. (صحیح مسلم، الطلاق : 1472).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک طلاق ہی شمار ہوتی تھیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے طلاق کے ناجائز طریقے کی روک تھام کےلیے ایک سیاسی فیصلہ کیا تھا کہ جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں ہم اسے نافذ کردیں گے، یہ وقتی سیاسی فیصلہ تھا، شرعی نہیں تھا۔ (حاشية الطحاوي على الدر المختار : 2/105).

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد